رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند عنہ | قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۲	مطابق ۵ مارچ سنہ ۱۹۳۵ء	یوم سہ شنبہ	مورخہ ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ	نمبر ۱۰۶

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مشکلات کے وقت اللہ تعالےٰ پر توکل رکھو

(فرمودہ ۵۔ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء)

"انسان کو مشکلات کے وقت اگرچہ اضطراب تو ہوتا ہے۔ مگر چاہیئے۔ کہ توکل کو کبھی بھی ہاتھ سے نہ دے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی بدر کے موقعہ پر سخت اضطراب ہوا تھا چنانچہ عرض کرتے تھے۔ یا رب ان اھلکت ھذہ العصابۃ فلن تعبد فی الارض ابدا۔ مگر آپ کا اضطراب فقط بشری تقاضا سے تھا کیونکہ دوسری طرف توکل کو آپ نے ہرگز ہاتھ سے نہیں جانے دیا تھا آسمان کی طرف نظر تھی۔ اور یقین تھا کہ خدا تعالےٰ مجھے ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ یاس کو قریب نہیں آنے دیا تھا۔ ایسے اضطرابوں کا آنا تو انسانی اخلاق اور مدارج کی تکمیل کے واسطے ضروری ہے۔ مگر انسان کو چاہیئے۔ کہ یاس کو پاس نہ آنے دے۔ کیونکہ یاس تو کفار کی صفت ہے۔ انسان کو طرح طرح کے خیالات اضطراب کا وسوسہ ڈالتے ہیں۔ مگر ایمان ان وساوس کو دُور کر دیتا ہے بشریت اضطراب خریدتی ہے۔ اور ایمان اس کو دفع کرتا ہے" (الحکم ۱۷۔ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء)

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۳ مارچ بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ناظر تعلیم و تربیت کو پاؤں کے درد سے بفضلہ افاقہ ہے۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب دو ماہ ایبٹ آباد میں فوجی ٹریننگ کے بعد واپس تشریف لے آئے ہیں۔

۲۷۔ ۲۸۔ فروری کی درمیانی شب ویرووال ضلع امرتسر سے حضرت امیر المومنین کو اطلاع پہونچی۔ کہ چودھری محمد لطیف صاحب بی جو تبلیغ کی غرض سے وہاں مقیم ہیں۔ بہت بیمار ہیں۔ اس پر حضور نے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کو اپنی موٹر پر چوہدری صاحب کی حالت معلوم کرنے کے لئے بھیجا۔ ڈاکٹر صاحب موٹر میں ہی انہیں قادیان لے آئے۔ چوہدری صاحب کو ضعف دل کی تکلیف تھی۔ اب خدا تعالےٰ کے فضل سے طبیعت روبصحت ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

سید محمود اللہ شاہ صاحب بی اے، بی۔ ٹی رخصت ختم ہونے پر اپنے دو بچوں سمیت ۲ مارچ نیروبی روانہ ہو گئے احباب بخیر و عافیت پہنچنے کے لئے دُعا کریں۔

عید الاضحیٰ کے متعلق احکام

۱- ہر مسلمان نہا دھو کر اور خوشبو لگا کر عید گاہ کو جائے اس دن عورتوں کو بھی عید پر جانے کا حکم ہے ؛-

۲- کھانا عید سے فارغ ہو کر کھائے۔ گو یہ ضروری نہیں

۳- عید گاہ کے راستے میں اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ وللہ الحمد کہتا جائے

۴- عید گاہ کو جاتے وقت جس راستے سے جائے۔ آتے وقت دوسرا راستہ اختیار کرے ؛-

۵- امام بغیر اقامت اور اذان کے دو رکعات نفل جہراً پڑھائے۔ اور پھر خطبہ پڑھے ؛-

۶- پہلی رکعت میں سات تکبیریں ہیں اور دوسری میں پانچ ہیں

۷- عید کی نماز کا وقت ارتفاع شمس سے لے کر زوالِ شمس تک ہے۔ یعنی آٹھ بجے سے لے کر ساڑھے بارہ بجے تک

۸- مذکورہ بالا تکبیریں عید کے ایک روز قبل نماز ظہر کے بعد سے عید کے دو دن بعد تک ہر فرض نماز کے بعد پڑھے۔

۹- عید گاہ میں جا کر نماز سے پہلے یا بعد کوئی اور نفل نہ پڑھے

۱۰- نماز عید سے فارغ ہو کر ہر مستطیع صاحب نصاب شخص اپنی اور اپنے بال بچوں کی طرف سے ایک قربانی ذبح کرے یہ قربانی عید کی نماز کے بعد سے عید کے تیسرے روز غروب شمس تک کر سکتا ہے۔ یہ قربانی بکرا بکری چھترا۔ دُنبہ۔ گائے بیل اور اونٹ اونٹنی کی ہو سکتی ہے گائے اور اونٹ میں سات اشخاص شریک ہو سکتے ہیں۔ قربانی کا بکرا چھترا دو دندا ہونا چاہیئے۔ دُنبہ جو کہ فربہ ہو۔ کھیرا بھی ہو سکتا ہے قربانی کا جانور بے حد دُبلا، بیمار اندھا۔ کانا۔ کان کٹا سینگ کٹا نہ ہو۔ نر و مادہ دونوں ہو سکتے ہیں خصّی بھی ہو سکتا ہے۔ قربانی کا گوشت خود کھائے۔ دوستوں رشتہ داروں میں تقسیم کرے اور ایک حصہ غربا کو دے۔ کھال بھی فروخت کر کے اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ قصاب کو گوشت کا حصہ بطور مزدوری کے نہ دے۔ بلکہ مزدوری الگ دے۔ عید اور اس کے دو دن بعد روزہ رکھنا منع ہے۔ یہ ایام اکل و شرب ہیں۔ بہتر ہے کہ عید کے

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۸ فروری تا ۲ مارچ ۱۹۳۵ء بیعت کرنیوالوں کی فہرست

ذیل کے اصحاب دستی۔ اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخلِ احمدیت ہوئے ہیں۔

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
	دستی بیعت	۱۱	میاں جان محمد صاحب کلسیاں شیخوپورہ	۲۳	برکت بی بی صاحبہ کوٹ میر حسین۔ گجرات
۱	محمد شریف صاحب قادیان	۱۲	ملک محمد سعید صاحب منصور پور ہوشیارپور	۲۴	سجاد حیدر صاحب بسیال کوٹ
۲	مرزا نیاز بیگ صاحب قادیان	۱۳	رسول بی بی صاحبہ ہرچوکی۔ گوجرانوالہ	۲۵	شاہ بخش صاحب۔ ملتان چھاؤنی
۳	حسین خان صاحب قادیان	۱۴	سکینہ بی بی صاحبہ " "	۲۶	غلام جنت صاحبہ شکر والہ۔ ملتان
۴	محمد رمضان صاحب۔ قادیان	۱۵	محمد علی صاحب عادل گڑھ "	۲۷	عائشہ بی بی صاحبہ فیض پور سیالکوٹ
۵	جان محمد صاحب۔ قادیان	۱۶	فاطمہ بی بی صاحبہ " "	۲۸	راج محمد صاحب ہیجہ مرگی کشمیر
۶	رحمت صاحب۔ قادیان	۱۷	ہدایت اللہ صاحب مستری سلطان ونڈ۔ امرتسر	۲۹	عبد المجید صاحب بھاٹی دروازہ لاہور
	بذریعہ خطوط بیعت	۱۸	مولوی اللہ بخش صاحب شکر والہ۔ ملتان	۳۰	ڈاکٹر حکیم محمد یوسف صاحب نوسلم ریاسی ریاست جموں
۷	اہلیہ صاحبہ علی اصغر صاحب خانپور ریاست بہاولپور	۱۹	غلام مرتضےٰ صاحب " "		
۸	خلیل بٹ صاحب ننر گام۔ کشمیر	۲۰	امام بی بی صاحبہ " "	۳۱	ناصرہ بیگم صاحبہ بنت محمد یوسف صاحب "
۹	سردار علی صاحب پنج ڈھیرا۔ ہوشیارپور	۲۱	فاطمہ بی بی صاحبہ۔ عالم گڑھ۔ گجرات	۳۲	صدیقہ بیگم صاحبہ " " "
۱۰	چراغ علی صاحب " "	۲۲	فضل بیگم صاحبہ " "	۳۳	جان محمد صاحب۔ کاہڑہ۔ گجرات۔

الفضل کی روزانہ اشاعت

"الفضل" روزانہ شائع کرنے کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب گورداسپور کی طرف سے اطلاع پہونچ گئی ہے۔ اب صرف ڈاک کی اطلاع کا انتظار ہے۔ جو ایک آدھ دن تک پہونچ جائے گی۔ اور الفضل روزانہ شائع ہونا شروع ہو جائیگا انشاءاللہ احباب کو چاہیئے۔ کہ ہر جگہ روزانہ اخبار کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کا انتظام کر کے بذریعہ ریلوے پارسل اخبار منگانے کی اطلاع دیں ؛-

"الفضل" کی روزانہ اشاعت کی غرض وغایت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات اور خطبات شائع کرنا۔ مرکز کی اہم خبروں کا جلد سے جلد جماعت تک پہونچانا۔ مخالفین کے غلط اور جھوٹے پروپیگنڈا کی تردید کرنا۔ احمدیوں پر مخالفین کی طرف سے جو مظالم ہو رہے ہیں۔ انہیں شریف اور انصاف پسند پبلک کے سامنے پیش کرنا۔ مخلصین جماعت کی قابلِ رشک جانی و مالی قربانیوں کا ذکر کر کے ساری جماعت میں ایثار اور فداکاری کی رُوح پھونکنا۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدیت کو مخالفین کی سر توڑ کوششوں کے باوجود جو کامیابی ہو رہی ہے اسے پیش کرنا ہے۔ اس لئے ہندوستان کے ہر حصہ کی احمدی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ نہ صرف خود خریدیں۔ بلکہ ایجنسیاں قائم کر کے دوسرے لوگوں کو خریدار بنائیں۔ چار صفحے کے پرچہ کی قیمت ایک پیسہ۔ اور ۱۲ صفحہ کے پرچہ کی قیمت ۱؍ ہو گی۔ ایجنسیوں کو ۱۰ پرچوں تک ۱۲½ فیصدی۔ ۱۹ پرچوں تک ۲۰ فیصدی۔ اور اس سے زیادہ پر ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جائے گا۔ جہاں ایجنسی کا انتظام نہ ہو سکے۔ وہاں کے احباب براہ راست خریداری منظور فرمائیں۔ اور ہر احمدی اپنے نام اخبار جاری کرائے۔ ششماہی قیمت ساڑھے سات روپے وصول کی جائے گی ؛-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
158

نمبر ۱۰۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کی تاریخی پوزیشن

اخبار "زمیندار" کی صریح کذب بیانی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحقیر کرکے جماعت احمدیہ کی دل آزاری کرنے کے لئے احراریوں نے جو طریق عمل اختیار کر رکھا ہے۔ وہ نہایت ہی شرمناک رنگ اختیار کر چکا ہے۔ بڑی دیدہ دلیری سے ناپاک الزامات لگائے جاتے۔ اور نہایت بے باکی سے بالکل بے بنیاد جھوٹ تراشے جاتے ہیں۔ چنانچہ اخبار "زمیندار" نے جو آئے دن جھوٹے اور فرضی بیانات شائع کرکے اپنی کمینگی کا اظہار کرتا رہتا ہے۔ اپنے ۱۹۔ فروری کے پرچہ میں ایک ایسا مضمون شائع کیا ہے۔ جو سرتاپا جھوٹ اور کذب بیانی سے پُر ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے والد بزرگوار حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم و مغفور کے متعلق لکھا ہے:۔

"مرزا جی نے پرانے مکاتب میں فارسی و عربی کی کتابیں پڑھیں۔ زیادہ قیمتی کتابیں خریدنے اور کسی خاص استاد کو کچھ معاوضہ دے کر اس سے پڑھنے کی استطاعت نہ تھی۔ ان کے والد ریاست کشمیر کے کسی گاؤں میں ایک شخص کے لڑکے کو پانچ روپیہ ماہانہ کے عوض پڑھاتے تھے...... اس سے بصد مشکل مرزا جی۔ اور گھر کے دوسرے آدمیوں کے لئے قوت لایموت میسر آتا تھا"

وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے متعلق تھوڑی سی بھی واقفیت رکھتے ہیں۔ جانتے ہیں کہ آپ کا خاندان کوئی غیر معروف خاندان نہیں۔ بلکہ ایک تاریخی خاندان ہے۔ جو اپنے علاقہ میں حکمران رہا ہے۔ اور اگرچہ سکھا شاہی کے زمانہ میں اس خاندان کی اصلی شان قائم نہ رہ سکی۔ تاہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اور آپ کے والد ماجد یعنی حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب قادیان اور تین نواحی دیہات کے واحد مالک اور دو دیہات میں تعلقہ داری رکھتے تھے۔ ایسی حالت میں کوئی شریف انسان یہ خیال بھی نہیں کرسکتا۔ کہ اس حیثیت کے انسان کو کشمیر جیسے دور افتادہ خطہ کے کسی گاؤں میں پانچ روپیہ ماہانہ پر نوکری کی ضرورت پیش آسکتی ہے۔

دراصل یہ کذب بیانی محض اس بغض و کینہ کا نتیجہ ہے جس نے معاندین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اندھا کر رکھا ہے۔ اور وہ دیدہ دانستہ بے ہودہ سرائی کرتے رہتے ہیں۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے مستند تاریخی حالات معلوم کرنے کچھ بھی مشکل نہیں۔ علاوہ دوسرے شواہد کے سرلیپل گریفن نے اپنی مشہور تصنیف پنجاب چیفس میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ بھی معاندین کی ہر قسم کی کذب بیانیوں کا ازالہ کرنے کے لئے کافی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے

"رنجیت سنگھ نے جو رام گڑھیا مسل کی تمام جاگیر پر قابض ہوگیا تھا۔ غلام مرتضیٰ کو واپس قادیان بُلا لیا تھا۔ اور اس کی جدی جاگیر کا ایک بہت بڑا حصہ اسے واپس دے دیا۔ اس پر غلام مرتضیٰ اپنے بھائیوں سمیت مہاراجہ کی فوج میں داخل ہوا اور کشمیر کی سرحد اور دوسرے مقامات پر قابل قدر خدمات انجام دیں۔ نونہال سنگھ۔ شیر سنگھ۔ اور دربار لاہور کے دور دورے میں غلام مرتضیٰ ہمیشہ فوجی خدمت پر مامور رہا۔ ۱۸۴۱ء میں ایک کمیدان بنا کر پشاور روانہ کیا گیا۔ ہزارے کے مفسدے میں اس نے کارہائے نمایاں کئے۔ اور جب ۱۸۴۸ء کی بغاوت ہوئی۔ تو یہ اپنی سرکار کا نمک حلال رہا۔ اور اس کی طرف سے لڑا"

اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کس پایہ کے انسان تھے۔ اور انہوں نے اپنی زندگی میں ملک اور حکومت کے لئے کتنی اہم اور کس قدر شاندار خدمات سرانجام دیں۔ پھر ۱۸۵۷ء کے غدر میں آپ نے پچاس سوار مع گھوڑوں اور اسلحہ کے حکومت برطانیہ کی امداد کے لئے اپنے خرچ پر پیش کئے۔ کیا اس قدر اخراجات کوئی ایسا شخص برداشت کرسکتا ہے۔ جسے "قوت لایموت میسر" نہ آتی ہو۔ اور جو پانچ روپیہ کی ملازمت کے لئے قادیان سے چل کر کشمیر کے کسی گاؤں میں گیا ہو::

پھر وہ مکتوبات اور چٹھیات جو مختلف سرکاری حکام کی طرف سے حضرت مرزا صاحب مرحوم اور آپ کے فرزند مرزا غلام قادر صاحب کو موصول ہوتی رہیں۔ اور جو مسلمہ سرکاری دستاویزات کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان سے بھی آپ کی۔ اور آپ کے خاندان کی پوزیشن واضح ہو جاتی ہے۔ چنانچہ مسٹر رابرٹ کسٹ کمشنر لاہور ڈویژن نے ۲۰ ستمبر ۱۸۵۸ء کو آپ کے نام جو چٹھی لکھی۔ اس میں "مرزا غلام مرتضیٰ خاں چیف آف قادیان" کے الفاظ میں آپ کو مخاطب کیا۔ اسی طرح سر رابرٹ ایجرٹن فنانشل کمشنر نے جو بعد میں پنجاب کے گورنر ہوئے۔ ۲۹ جون ۱۸۷۶ء کو مرزا غلام قادر صاحب کو حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کی وفات پر ایک خط لکھا۔ جس میں مائی ڈیر فرینڈ مرزا غلام قادر سے آپ کو خطاب کیا۔ اور لکھا:۔

"You father Mirza Ghulam Murtaza was a great well wisher And faithful chief of Government"

کہ آپ کے والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کے بہت بڑے خیر خواہ اور وفادار رئیس تھے۔ حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب ایک نہایت بلند پایہ طبیب تھے۔ اور آپ کی سیرچشمی۔ اور خودداری کا یہ حال تھا۔ کہ ایک موقعہ پر آپ نے بٹالہ کے راجہ تیجا سنگھ کا علاج کیا۔ اور صحت یاب ہونے پر جب راجہ صاحب نے آپ کو بعض دیہات آپ کی مغصوبہ جاگیر میں سے واپس کرنے چاہے۔ تو آپ نے جواب میں فرمایا۔

"میں ان دیہات کو علاج میں لینا اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے ہتک سمجھتا ہوں"

یہ واقعہ بھی مستند ہے۔ مگر کس قدر عجیب بات ہے۔ کہ ایسے بزرگ اور رئیس ابن رئیس کے متعلق "زمیندار" کا دروغگو۔ اور کذاب مدیر۔ لکھتا ہے۔ کہ آپ پانچ روپیہ کے عوض کشمیر کے کسی گاؤں میں کسی شخص کے لڑکے کو پڑھاتے تھے۔ اور کہ آپ کے خاندان کو "قوت لایموت میسر" نہ تھا::

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاندان نہایت معزز نہایت با اثر اور نہایت با رسوخ خاندان ہے۔ اور شرفاء اس سے خوب واقف ہیں۔ البتہ وہ لوگ جو خود خاندانی شرف سے محروم ہوں وہ اگر اپنی جہالت یا کمینگی کی وجہ سے [illegible] کریں۔ تو اور بات ہے::

آریہ اور احراری

اخبار "آریہ مسافر" لاہور (۲۴ر فروری) نے اس بات کو "آریوں پر جھوٹا الزام" قرار دیا ہے۔ کہ احراری آریوں کی تائید وحمائت حاصل کر کے جماعت احمدیہ پر حملہ کر رہے ہیں۔ حالانکہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ احراریوں نے آریوں سمیت لاہور میں ایک جلسہ کیا جس میں احراریوں اور آریوں نے مل کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک کتاب کی مخالفت کی۔ اسی طرح قادیان کے قریب احراریوں کا جلسہ آریہ سکول میں آریوں کی مہربانی سے ہی منعقد ہوا۔ پھر آریہ اخبارات جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں احراریوں کی تائید کرتے رہتے ہیں۔ ان حالات میں "الفضل" نے جو کچھ لکھا۔ اس کے درست ہونے میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا۔ "آریہ مسافر" نے احراریوں کی حمایت کرنے سے انکار کرتے ہوئے یہی یہ لکھ کر ان کا حق رفاقت ادا کر دیا ہے۔ کہ "ابھی پچھلے دنوں دو مرزائی مبلغوں نے ہم سے جب ہم دہلی سے لاہور آ رہے تھے۔ دست بستہ التجا ضرور کی تھی۔ کہ ہم اس جھگڑے میں احراریوں کے خلاف ان کا ساتھ دیں"۔

کسی احمدی مبلغ کی طرف یہ بات منسوب کرنا محض شرارت ہے جس کا مزید ثبوت "آریہ مسافر" کے دوسرے ہی فقرہ سے ملتا ہے۔ جو اس نے ان الفاظ میں پیش کیا ہے۔ کہ احمدی مبلغوں نے کہا۔

"ہم خواہ مخواہ اب تک ان بے ایمانوں کی خاطر آریوں کے ساتھ لڑتے رہے۔ آئندہ ہم ایسی حرکت کبھی نہیں کریں گے"۔

جماعت احمدیہ نے کسی کی خاطر نہ کبھی مخالفین اسلام سے جن میں آریہ بھی شامل ہیں۔ مقابلہ کیا۔ اور نہ کسی کی بے ہودگی کے باعث اس مقابلہ سے دست بردار ہو سکتی ہے۔ اس کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے۔ کہ اسلام کو غیر مسلموں کے حملوں سے بچائے۔ اور مسلمانوں کو ان کے جال میں پھنسنے سے محفوظ رکھے۔ آئندہ بھی یہ کوشش جاری رہے گی۔ اور جماعت احمدیہ کسی حالت میں بھی یہ گوارا نہ کرے گی۔ کہ جب غیر مسلموں کی طرف سے کسی رنگ میں حملہ ہو۔ تو وہ مسلمانوں کو ان کے رحم پر چھوڑ دے۔ بلکہ ان کی حفاظت اور اسلام کے غلبہ کے لئے پوری پوری کوشش کریگی۔ سمجھدار مسلمان بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ آریوں وغیرہ کے اسلام پر اعتراضات کے مسکت جواب دینے کے علاوہ احمدی مبلغ آریہ دھرم کی حقیقت سے بھی خوب اچھی طرح واقف ہیں۔ اور اسے نہایت عمدگی کے ساتھ پبلک میں پیش کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ آریوں کے مقابلہ میں عام طور پر احمدی مبلغین کو ہی مدعو کرتے ہیں۔ یہ خدمت سرانجام دینے کے لئے احمدی مبلغ آئندہ بھی انشاء اللہ تیار رہیں گے۔

حضرت امیر المومنین سے جماعت قادیان کا اخلاص

اخبار "احسان" نے اپنی اشاعت ہائے ۲۱ر فروری و ۲ر مارچ ۱۹۳۵ء میں کسی مفروضہ "احمدیہ پیغام لیگ" لاہور کے گمنام سکرٹری کی طرف سے سرتاپا جھوٹ اور کذب بیانیوں سے لبریز تحریریں شائع کی ہیں۔ جن میں یہ افتراء پردازی کی گئی ہے کہ جماعت احمدیہ قادیان اپنے مقدس امام و پیشوا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے احکام کی تعمیل کرنے کے لئے بخوشی تیار نہیں اور نہ آپ سے عقیدت و اخلاص رکھتی ہے۔ اس کے ثبوت میں جو بات پیش کی گئی ہے وہ یہ ہے۔ کہ:-

"خلیفۃ المسیح کے پہرے کے لئے زبردستی آدمی پکڑ کر لائے جاتے ہیں"۔ "مسجد مبارک۔ قصر خلافت۔ کوٹھی دار الحمد۔ اور بہشتی مقبرہ میں تو رات کو بھی قادیان کی پبلک کا زبردستی پہرہ لگایا جاتا ہے"۔ "پہرہ ضرور ہونا چاہیئے۔ مگر اس طرح خوفناک پہرہ۔ کہ نماز تک چھوڑ دی جائے۔ اور پبلک سے زبردستی پہرہ لیا جائے۔ نہایت غیر مناسب بات ہے"۔

یہ بے ہودہ سرائی نہ صرف واقعات کے خلاف ہے۔ بلکہ عقل بھی بڑے زور کے ساتھ اسے رد کرتی ہے۔ کیونکہ پہرہ پر لوگوں کو مجبور کر کے مقرر کرنا خطرہ کو کم نہیں کرتا۔ بلکہ بڑھا دیتا ہے کیونکہ ایسے لوگوں سے قطعاً توقع نہیں کی جا سکتی۔ کہ کسی خطرہ کے وقت جان نثاری۔ اور فداکاری دکھا سکیں۔ پس وہ شخص جو یہ کہتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی حفاظت کے لئے کسی کو مجبور کر کے پہرہ پر کھڑا کیا جاتا ہے۔ اس سے بڑھ کر نادان اور بے وقوف وہی ہو سکتا ہے۔ جو اس بات کو اخبار میں درج کرتا ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ قادیان حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی جان ومال قربان کرنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتی ہے اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے پہرہ دینا تو کوئی ایسی بات ہی نہیں جسے محنت و مشقت کے لحاظ سے کچھ اہمیت دی جا سکے۔ اور اسے کوئی قربانی سمجھا جائے۔ جماعت احمدیہ کے اخلاص۔ اور جان نثاری کا اندازہ کسی منافق کے رویہ سے نہیں لگانا چاہیئے۔ بلکہ مخلصین کے طریق عمل سے لگانا چاہئے۔ اور ہم دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اپنے امام و پیشوا کے ساتھ مخلصین جماعت احمدیہ جس قسم کا صادقانہ اور فداکارانہ تعلق رکھتے ہیں۔ اس کی مثال کسی اور جگہ ملنا ناممکن ہے۔

احراریوں کی غلط بیانیوں کو شرفا نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں

اگرچہ احراری یہ سمجھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف غلط بیانی اور دروغگوئی کے ذریعہ عام لوگوں میں اثر ورسوخ حاصل کر لیں گے۔ اور اسی وجہ سے وہ آئے دن ہر قسم کی غلط بیانیوں میں مصروف نظر آتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ایک آدھ بار کوئی دھوکہ میں آ جائے۔ تو آ جائے۔ ورنہ ہمیشہ کے لئے کوئی دھوکہ میں نہیں رہ سکتا۔ اور جن لوگوں کی طبیعت میں شرافت ہوتی ہے۔ ان پر واضح ہو جاتا ہے۔ کہ بات بات میں جھوٹ اور فریب سے کام لینے والے قطعاً اس قابل نہیں۔ کہ ان کی کسی بات کو کوئی وقعت دی جائے۔ اور ان کے شور وشر کی طرف توجہ کی جائے۔ بلکہ وہ ان کے خلاف اظہار نفرت کرنے لگ جاتے ہیں۔ یہی بات احراریوں کے متعلق ہو رہی ہے۔ وہ جماعت احمدیہ کے خلاف جس قدر زیادہ جھوٹ اور دروغ سے کام لیتے ہیں۔ اسی قدر زیادہ ان کے خلاف لوگوں میں نفرت کے جذبات پیدا ہوتے جا رہے ہیں۔ جیسا کہ ان مضامین سے ظاہر ہے۔ جو گزشتہ کئی پرچوں میں ہم درج کر چکے ہیں۔ اسی قسم کی ایک اور تحریر درج ذیل کی جاتی ہے۔

لاہور سے ایک صاحب لکھتے ہیں "میرا تعلق گو آپ کے سلسلہ سے نہیں۔ مگر بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے ہمدردی ضرور ہے۔ آجکل احراری خصوصاً زمیندار۔ احسان جو آپ کے سلسلہ کے خلاف لکھتے ہیں پڑھ کر رنج ہوتا ہے۔ اخبار "زمیندار" اور "احسان" میں بہت سی ایسی باتیں شائع ہوتی رہی ہیں۔ یا ہوتی ہیں جن سے سخت توہین ہوتی ہے۔ قانونی طور پر لکھنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ تو ضرور یہ لوگ سزایاب ہو سکتے ہیں۔ اس کے متعلق خاموشی مناسب نہیں۔ مثلاً ۱۹۔ فروری ۳۵ء کے اخبار "زمیندار" نے فکاہات میں جناب مرزا صاحب مرحوم اور ان کے والد بزرگوار مرحوم کی سخت توہین کی ہے۔ اور بالکل جھوٹ لکھا ہے۔ ہم اپنے بزرگوں سے سنتے آئے ہیں۔ کہ مرزا صاحب مرحوم کے والد شروع سے بڑے خاندانی امیر زادہ تھے۔ قادیان کے بحیثیت زمیندار مالک تھے۔ ان کی نسبت یہ لکھنا کہ بہت ہی غریب تھے۔ اور پانچ روپیہ ماہوار کی خاطر کشمیر جا کر ایک لڑکے کو پڑھاتے تھے۔ پانچ روپیہ میں بصد مشکل گزارہ ہوتا تھا۔ وغیرہ۔ اس

موجودہ پُرفتن ایّام کے متعلّق چند خواب

بعض اور اصحاب نے حالات موجودہ سے تعلق رکھنے والے اپنے جو رویا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھے ہیں۔ وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

(۲۳)

ایک غیر احمدی لڑکے نے جس کی عمر ۱۲-۱۳ سال ہے خواب دیکھا۔ کہ ایک کھلا میدان ہے جہاں بہت لوگ جمع ہیں۔ وہاں ہر ایک سے پوچھا جاتا ہے۔ کہ کیا آپ احمدی ہیں۔ جو انکار کرتا ہے اُسے سزا ملتی ہے۔ پوچھنے والے میری طرف بھی آئے۔ میں نے انکار کیا۔ تو مارنے لگے۔ آخر ہم احمدی ہو کر دارالامان کی طرف چل پڑے۔ باقی تمام لوگ بھی جو احمدی ہو رہے تھے۔ دارالامان کی طرف جا رہے تھے۔ وہ لڑکا کہتا ہے کہ میں میری والدہ اور چھوٹا بھائی ہم تینوں تھے۔ دیکھا کہ بہت خلقت احمدی ہو کر جا رہی ہے:۔

خاکسار شکر الہٰی چوہڑ کانہ منڈی

(۲۴)

علاقہ جموں تحصیل ریاسی سے ایک صاحب جو احمدی نہیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ مجھے بذریعہ الہام بتایا گیا ہے۔ کہ جناب عالی جو تبلیغ اسلام کرتے ہیں۔ وہ خدا کے حکم کے مطابق ہے لیکن افسوس ہے موجودہ زمانہ کے ان لوگوں پر جو اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ وہ لوگ بدنصیب ہیں:۔

(۲۵)

ایک صاحب لکھتے ہیں دیکھا کہ ایک بہت بڑا میدان ہے، جس کے اردگرد چار دیواری ہے مگر ایک ہی دروازہ مغرب کی جانب ہے۔ چار دیواری کے اندر ایک بہت بڑا آدمیوں کا ہجوم ہاتھوں میں لاٹھیاں اور آبدار بھالے لئے شور مچا رہا ہے ہجوم اس قدر ہے۔ کہ تل دھرنے کی جگہ نہیں۔ وہ شور مچا رہے ہیں۔ اور باہر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن دروازہ بند ہے چند سرکاری آدمی بھی اس چار دیواری میں موجود ہیں۔ جو ان کو مارتے پیٹتے اور باہر نکلنے سے روکتے ہیں۔ چار دیواری کے باہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور چند اور آدمی جن کی تعداد بہت ہی کم ہے کھڑے ہیں۔ اس دروازے سے کبھی کوئی شخص باہر نکل آتا ہے۔ اور ہمیں ستانے لگتا ہے لیکن ہم کو ان لوگوں کی کچھ پروا نہیں۔ حضور کھڑے دعا کر رہے ہیں اور ہمیں بار بار یہ تاکید فرماتے ہیں۔ کہ صبر کرو۔ صبر کرو۔ ایک لنگور کی شکل کا مجسم مجھے بار بار آ کر ستاتا ہے۔ کبھی ناخنوں سے کاٹنا شروع کر دیتا ہے۔ کبھی دھینگا مشتی پر آمادہ ہو جاتا ہے بہت دفعہ تو میں اسے ہاتھ سے ہٹا دیتا ہوں۔ لیکن وہ باز نہیں آتا۔ آخر میں نے تنگ آ کر اسے ایک تھپڑ جو رسید کیا۔ تو وہ دُور فرش پر جا گرا اور بے ہوش ہو گیا۔ میں دل ہی دل میں خوف کر رہا ہوں۔ کہ یا الہٰی اس کو ہوش آ جائے کہیں حضرت صاحب دیکھ نہ لیں۔ اور مجھ پر ناراض نہ ہو جائیں اتنے میں میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ میدان بالکل خالی پڑا ہے۔ اور وہاں سوائے ہم چند آدمیوں کے اور کوئی بھی نہیں:۔

(۲۶)

عزیز ولی محمد سلمہ رب کی ہمشیرہ نے خواب دیکھا۔ کہ احمدی جماعت کے بہت سے لوگ مرد اور عورتیں ایک کھلی جگہ میں جمع ہیں اور حضور خود تبلیغ کے لئے باہر تشریف لے جا رہے ہیں۔ ایک مکان میں سے جس کا دروازہ مغرب کی طرف ہے۔ ایک خوبصورت اور اونچے قد کا گھوڑا نکلا ہے۔ جس پر خوبصورت زین کسی ہوئی ہے۔ جونہی وہ گھوڑا مکان میں سے نکلا۔ سب لوگوں نے یکزبان ہو کر اونچی آواز سے کہا نصر من اللہ و فتح قریب۔ اس گھوڑے پر حضور نے سوار ہونا ہے۔ ایک شخص نے اس گھوڑے کو پکڑا ہوا ہے۔ اور حضور ساتھ ساتھ جا رہے ہیں۔ اور سب لوگ بھی ساتھ ساتھ جا رہے ہیں۔ اور سب اونچی آواز سے یہی الفاظ بار بار کہتے جا رہے ہیں۔ نصر من اللہ و فتح قریب یہ لوگ حضور کی مشایعت کے لئے جا رہے ہیں۔ ان میں حضور کے ہمراہ مستورات احمدیوں کی بھی ایک جماعت ہے۔ اور حضور کے اہل بیت بھی ہیں حضور اس سفر میں اپنے ہمراہ نوجوانوں کی ایک جماعت لے جا رہے ہیں۔ اور جنہوں نے حضور کے ہمراہ جانا ہے۔ ان میں بندہ کا لڑکا عزیز عبدالرحیم بھی ہے۔ گھوڑے کی رکابیں بھی نہایت خوبصورت ہیں:۔

خاکسار شیر علی عفی اللہ عنہ قادیان

(۲۷)

متواتر دعاؤں کے بعد مندرجہ ذیل بشارتیں ہوئی ہیں

(۱) تمہارے دشمن (احراری) ذلیل اور خوار ہوں گے۔ ناکام اور نامراد ہوں گے:۔

(۲) احراریوں کے زوال کے بعد بڑی بیعت ہو گی:۔

خاکسار غلام نبی از پنڈی والا

(۲۸)

ایک صاحب لکھتے ہیں کہ رویا میں انہوں نے دیکھا۔ ایک حملہ لاہوری فریق کی طرف سے قادیان میں ہوا۔ اور اس میں ان کو شکست ہوئی۔ اور اس عاجز نے اور میاں ناصر احمد صاحب نے باواز بلند یہ ان سے کہلوایا۔ کہ (الف) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کل دعووں پر ایمان رکھتے ہو۔ (ب) خلافت ثانی کو صحیح اور جائز تسلیم کرتے ہو۔ اور منوانے کی صورت ایسی تھی جیسے فاتح اور شکست یافتہ لوگوں کے درمیان ہوتی ہے۔ دوسری دفعہ ایک حملہ احرار کی طرف سے ہوا جس میں سخت گھبراہٹ ہوئی۔ آپ قصرِ خلافت کے کمرہ میں ہیں۔ اور آپ ہر چند حملہ کے جواب سے روکتے ہیں۔ مگر آخر لوگوں نے جواب میں لڑائی کی۔ اور لڑائی ہمارے حق میں ختم ہوئی۔

(۲۹)

میں کسی جگہ جا رہا ہوں۔ وہاں دس یا پندرہ مکان نظر آئے ان کے اندر سے آدمیوں کے رونے کی آوازیں آ رہی ہیں۔ کوشش کر رہا ہوں۔ کہ کہیں راستہ مل جائے۔ اتنے میں ایک سپاہی آ گیا۔ میں نے اس کو کہا کہ میرے پیچھے آ جاؤ۔ جب میں ایک راستہ سے گیا سپاہی بھی میرے ساتھ آ گیا۔ ایسا معلوم ہوا کہ وہ آدمیوں کے رونے کی آواز مکانوں سے دور ہوتی جاتی ہے۔ سپاہی تو اس آواز کے پیچھے چلا گیا۔ میں ایک مکان میں جو دو منزلہ ہے۔ اس کی پہلی منزل پر چڑھ گیا۔ دوسری منزل صرف ستون ہیں۔ اور وہ چھت ستونوں پر کھڑی ہے۔ دو ستون میں نے گرائے تو چھت نیچے گر گئی۔ چھت کے اوپر ہزاروں کی تعداد میں کیڑے نظر آئے۔ جن کی شکل انسانوں کی سی تھی:۔

خاکسار وزیر محمد

(۳۰)

میں نے خواب دیکھا کہ مسجد اقصیٰ سے دار الفضل کی طرف کو ایک ریل کی پٹڑی بچھائی گئی ہے۔ جو آگے لائنوں سے جا کر مل گئی ہے حضور اس کو دیکھنے کے لئے گئے۔ میں حضور کے ساتھ ہوں حضور کے پہنچنے پر کام کرنے والوں نے بہت جلدی جلدی ریلیں اٹھا کر بچھا دی ہیں۔ اور پٹڑی اگلی پٹڑی سے مل گئی ہے۔ میں نے حضور سے عرض کیا۔ اب تو تبلیغ کے لئے بہت آسانی ہو گئی ہے۔ اب تو بچے بوڑھے اور جوان آسانی سے تبلیغ کر سکیں گے۔ اور دار الفضل سے آگے بہت سی لائنیں نکلتی ہیں۔ نیز میں نے عرض کیا حضور کی یہ سکیم بہت ہی اچھی ہے۔ انشاء اللہ جلد احمدیت پھیلیگی۔ خاکسار نذر حسین لفٹیننٹ

احمدیت کے خلاف "احسان" کے اعتراضات کا جواب

حضرت مسیح موعودؑ کے تمام الہامات اسلام کے مطابق ہیں

(۳)

الہام انت منی بمنزلۃ ولدی پر اعتراض

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جن الہامات پر "احسان" نے اپنی ۲۰ دسمبر ۱۹۳۴ء کی اشاعت میں اعتراض کیا ہے۔ ان میں سے ایک الہام انت منی بمنزلۃ ولدی (حقیقۃ الوحی ص۸۶) ہے۔ اس الہام کے متعلق اگر معترض اس تشریح کو نظر انداز بھی کر دے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی۔ تب بھی یہ محل اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس الہام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ولدی نہیں۔ بلکہ بمنزلۃ ولدی قرار دیا گیا ہے۔ اور قرآن کریم نے تمام مومنوں کو بمنزلہ اولاد الہٰی قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے فاذکروا اللہ کذکرکم اٰباءکم (البقرۃ ۲۶؍ ۱۵) یعنی اے مومنو خدا تعالیٰ کو اسی طرح یاد کرو۔ جس طرح تم اپنے آباء کو یاد کیا کرتے ہو۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو بمنزلہ اولاد الہٰی اور اپنے آپ کو بمنزلہ اب قرار دیا ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ تمام مومن خدا تعالےٰ کے بیٹے کہلا سکتے ہیں۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی فرمایا الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ۔ (مشکوٰۃ باب الشفقۃ) یعنی مخلوق اللہ تعالیٰ کا عیال ہے۔ اور جو شخص خدا تعالےٰ کے عیال سے حسن سلوک کرتا ہے۔ وہ اسے پیارا لگتا ہے۔ ایک اور حدیث قدسی میں بھوکے ننگے اور پیاسے کی حاجت روائی کو خود خدا تعالےٰ کی حاجت روائی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ (مشکوٰۃ باب عیادۃ المریض) غرض جو جواب قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث کا دیا جا سکتا ہے وہی جواب ہماری طرف سے اس مذکورۃ الصدر الہام الہٰی کا سمجھ لیا جائے؁

حضرت مسیح ناصری کے ہم مرتبہ ہونے کا ذکر

حقیقت یہ ہے کہ اس الہام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بمنزلۃ ولدی قرار دیا گیا ہے۔ اور اس کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ عیسائیوں نے جس کو میرا بیٹا قرار دیا ہے۔ یعنی مسیح ناصری۔ تو اس کے مرتبہ اور درجہ پر ہے۔ گویا ولدی کی اضافت لوگوں کے اعتقاد کی بناء پر ہے نہ کہ واقعیت پر۔ کہا جائیگا کہ یہ نرالا اسلوب بیان ہے۔ مگر معترضین کو یاد رہنا چاہیئے۔ کہ یہی طریق کلام قرآن مجید میں اختیار کیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یوم ینادیھم این شرکائی۔ قالوا اٰذنّٰک مامنّا من شھید (حٰم السجدہ ع۶) یعنی قیامت کے روز میں کہوں گا "میرے شریک کہاں ہیں" وہ لوگ جواب دیں گے کہ ہم تو کہہ چکے ہم میں سے کوئی اس کا دعویدار نہیں۔ اس جگہ صاف طور پر اللہ تعالےٰ نے بتوں کو شرکائی یعنی اپنے شریک قرار دیا ہے۔ حالانکہ وہ شرکاء سے پاک ہے۔ مراد یہ ہے۔ کہ میں قیامت کے روز کہوں گا۔ اے مشرکو وہ معبودان باطلہ جن کو تم لوگ میرا شریک قرار دیا کرتے تھے کہاں ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام انت منی بمنزلۃ ولدی میں ولدی کی اضافت این شرکائی کی طرح عیسائیوں کے اعتقاد کی طرف ہے۔ اور یہ بتانا مقصود ہے۔ کہ جس ہستی کو عیسائی دنیا میرا ولد قرار دیتی ہے۔ تو اس کے رتبہ پر ہے۔ پس یہ الہام الوہیت مسیح کو باطل کرنے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان بلند کا اظہار کرنے کے لئے نازل کیا گیا ہے۔ اور یہ بتایا گیا ہے۔ کہ عیسائی جسے اپنا خدا اور معبود قرار دیتے ہیں۔ اس کی شان جیسا انسان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک خادم اور غلام ہو سکتا ہے۔ اور یہ شوکت اسلام اور برکات دین کا ایک عظیم الشان ثبوت ہے۔ جو عیسائیوں کے سامنے پیش کیا گیا مگر افسوس کہ ناسمجھ مخالفین نے اس پر اعتراض کر دیا؁

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تشریح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود حقیقۃ الوحی میں مرقومہ بالا الہام درج کرنے کے ساتھ ارقام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے۔ اور یہ کلمہ (انت منی بمنزلۃ ولدی) بطور استعارہ کے ہے۔ چونکہ اس زمانہ میں ایسے ایسے الفاظ سے نادان عیسائیوں نے حضرت عیسےٰ کو خدا ٹھہرا رکھا ہے۔ اس لئے مصلحت الہٰی نے یہ چاہا کہ اس سے بڑھ کر الفاظ اس عاجز کے لئے استعمال کرے۔ تا عیسائیوں کی آنکھیں کھلیں۔ اور وہ سمجھیں۔ کہ وہ الفاظ جن سے مسیح کو خدا بناتے ہیں۔ اس امت میں بھی ایک ہے جس کی نسبت اس سے بڑھ کر ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔" (ص۴۶)

دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔

"جب عیسائیوں نے اپنی بدقسمتی سے اس رسول مقبول کو قبول نہ کیا۔ اور عیسیٰ کو اتنا بڑھایا کہ خدا بنا دیا۔ تو خدا کی غیرت نے تقاضا کیا۔ کہ ایک غلام غلمان محمدی سے یعنی یہ عاجز اس کا مثیل کر کے اس امت میں سے پیدا کیا۔ اور اس کی نسبت اپنے فضل اور انعام کا زیادہ اس کو حصہ دیا۔ کہ تا عیسائیوں کو معلوم ہو کہ تمام فضل خدا تعالےٰ کے اختیار میں ہے" (تذکرۃ الشہادتین)

غرض یہ الہام توحید الہٰی پر زد نہیں۔ بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ بلند کا اظہار کرنے والا ہے۔ اور اس سے صرف یہ بتانا مقصود ہے۔ کہ اس پاک رسول کی شان وہم و گمان سے بھی بلند ہے جس کا ایک غلام مسیح ناصری کے مرتبہ پر ہے۔ اسی کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس شعر میں بھی اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ

برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

اولیاء اللہ کا محاورہ

اولیاء اللہ کے محاورہ میں بھی مجازی طور پر کسی ولی کو اللہ تعالےٰ کا بیٹا قرار دینا جائز ہے۔ مولانا روم فرماتے ہیں:۔

اولیاء اطفالِ حق اند اے پسر۔ در حضور و غیبت آگاہ باخبر
غائبے مندیش از نقصان شاں۔ کو کشد کیں از برائے جانِ شاں
گفت اطفالِ من اند این اولیاء۔ در غریبی فرد از کار و کیا
(مثنوی دفتر سوم ص۱۳۰)

اسی مفہوم کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے بائیبل کے محاورہ ابن اللہ کے متعلق تحریر فرمایا ہے "اگر لفظ ابناء بجائے محبوبان ذکر شدہ باشد چہ عجب" (الفوز الکبیر ص۳) یعنی اگر ابناء کا لفظ محبوبین کی بجائے استعمال ہوا ہو۔ تو کیا تعجب ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں بھی نحن ابناء اللہ واحباؤہ میں ابن کا لفظ بمعنی حبیب استعمال ہوا ہے۔

مولوی رحمۃ اللہ صاحب مرحوم مہاجر مکی لکھتے ہیں۔

"فرزند عبارت از عیسیٰ علیہ السلام است کہ نصاریٰ آنجناب را حقیقۃً ابن اللہ مے دانند و اہل اسلام ہماں آنجناب را ابن اللہ بمعنی عزیز و برگزیدہ خدا مے شمارند" (ازالۃ الاوہام ص۵۲) یعنی تمام اہل اسلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ بمعنی برگزیدہ خدا یقین کرتے ہیں؁

ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی

محبت میں فنا ہو جاتا ہے۔ تو اسے مجازاً خدا تعالیٰ اپنا بیٹا قرار دیتا ہے۔ مگر نہ ان معنوں میں کہ گویا خدا تعالیٰ کی نعوذ باللہ کوئی جسمانی اولاد ہے۔ بلکہ ان معنوں میں کہ وہ شخص خدا تعالیٰ کا محبوب ہے۔

خدا میں فانی ہونے والے اطفال اللہ کہلاتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس امر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدا میں فانی ہونے والے اطفال اللہ کہلاتے ہیں لیکن یہ نہیں کہ وہ خدا کے درحقیقت بیٹے ہیں۔ کیونکہ یہ تو کلمۂ کفر ہے۔ اور خدا بیٹوں سے پاک ہے۔ بلکہ اس لئے استعارہ کے رنگ میں وہ خدا کے بیٹے کہلاتے ہیں۔ کہ وہ بچہ کی طرح دلی جوش سے خدا کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ اسی مرتبہ کی طرف قرآن شریف میں اشارہ کر کے فرمایا گیا ہے۔ فاذکروا اللہ کذکرکم اٰباءکم او اشد ذکرا یعنی خدا کو ایسی محبت اور دلی جوش سے یاد کرو۔ جیسا کہ بچہ اپنے باپ کو یاد کرتا ہے۔ اسی بناء پر ہر ایک قوم کی کتابوں میں اب یا پتا کے نام سے خدا کو پکارا گیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کو استعارہ کے رنگ میں ماں سے بھی ایک مشابہت ہے۔ اور وہ یہ کہ جیسے ماں اپنے پیٹ میں اپنے بچہ کی پرورش کرتی ہے۔ ایسا ہی خدا تعالیٰ کے پیارے بندے خدا کی محبت کی گود میں پرورش پاتے ہیں۔ اور ایک گندی فطرت سے ایک پاک جسم انہیں ملتا ہے۔ سو اولیاء کو جو صوفی اطفال حق کہتے ہیں۔ وہ صرف ایک استعارہ ہے۔ ورنہ خدا اطفال سے پاک اور لم یلد ولم یولد ہے" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۲)

بعض سالکین کی لغزشیں

اسی طرح فرماتے ہیں۔ "یہ وہی مقام ہے۔ جس پر پہنچ کر بعض سالکین نے لغزشیں کھائی ہیں۔ اور شہودی پیوند کو وجودی پیوند کے رنگ میں سمجھ لیا ہے۔ اس مقام میں جو اولیاء اللہ پہنچے ہیں۔ یا جن کو اس میں سے کوئی گھونٹ میسر آ گیا ہے بعض اہل تصوف نے ان کا نام اطفال اللہ رکھ دیا ہے۔ اس مناسبت سے کہ وہ لوگ صفات الٰہی کے کنار عاطفت میں بکلی جا پڑے ہیں۔ اور جیسے ایک شخص کا لڑکا اپنے حلیہ اور خط و خال میں کچھ اپنے باپ سے مناسبت رکھتا ہے۔ ویسا ہی ان کو بھی ظلی طور پر بوجہ تخلق باخلاق اللہ خدا تعالیٰ کی صفات جمیلہ سے کچھ مناسبت پیدا ہو گئی ہے۔ ایسے نام اگرچہ کھلے کھلے طور پر بزبانِ شرع مستعمل نہیں ہیں۔ مگر درحقیقت عارفوں نے قرآن کریم سے ہی اس کو استنباط کیا ہے۔ کیونکہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے فاذکروا اللہ کذکرکم اٰباءکم او اشد ذکرا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو ایسا یاد کرو کہ جیسے تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو۔

اور ظاہر ہے کہ اگر مجازی طور پر ان الفاظ کا بولنا منہیات شرع سے ہوتا۔ تو خدا تعالیٰ ایسی طرز سے اپنے کلام کو منزہ رکھتا۔ جس سے اس اطلاق کا جواز مستنبط ہو سکتا ہے"۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۶۴)

دنیا میں بھی ہم دیکھتے ہیں ایک انسان یہ تو پسند کرتا ہے کہ اس کے بہت سے بھائی ہوں۔ یا بہت سے بیٹے ہوں۔ مگر وہ یہ سننے کی تاب نہیں رکھتا کہ اس متعدد باپ ہیں۔ گویا ہر بیٹا درحقیقت اپنے باپ کی نسبت سے مقام توحید پر کھڑا ہوتا ہے۔ اسی طرح جب ایک انسان تمام دنیوی رشتوں سے منہ موڑ کر کامل موحد بن جاتا اور خالص اپنے خدا کا ہو جاتا ہے۔ تو گویا وہ مقام ولدیت پر آ جاتا ہے۔ اسی کی طرف آیت قرآنی فاذکروا اللہ کذکرکم اٰباءکم او اشد ذکرا میں اشارہ پایا جاتا ہے۔ اور اسی کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سطور مافوق میں ذکر فرمایا۔

مجاز اور استعارہ کو حقیقت پر محمول نہ کرو

ایک اور جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کے لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "یاد رہے کہ خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے۔ نہ اس کا کوئی شریک ہے اور نہ بیٹا ہے۔ **اور نہ کسی کو حق پہنچتا ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں خدا ہوں یا خدا کا بیٹا ہوں۔** لیکن یہ فقرہ (انت منی بمنزلۃ اولادی) اس جگہ قبیل مجاز اور استعارہ میں سے ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا اور فرمایا۔ ید اللہ فوق ایدیھم ایسا ہی بجائے قل یا عباد اللہ کے قل یا عبادی بھی کہا اور یہ بھی فرمایا۔ فاذکروا اللہ کذکرکم اٰباءکم۔ پس اس خدا کے کلام کو ہشیاری اور احتیاط سے پڑھو۔ اور از قبیل متشابہات سمجھ کر ایمان لاؤ۔ اور اس کی کیفیت میں دخل نہ دو۔ اور حقیقت حوالہ بخدا کرو اور یقین رکھو کہ خدا اتخاذ ولد سے پاک ہے تاہم متشابہات کے رنگ میں بہت کچھ اس کے کلام میں پایا جاتا ہے پس اس سے بچو کہ متشابہات کی پیروی کرو اور ہلاک ہو جاؤ۔ اور میری نسبت بینات میں سے یہ الہام ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے۔ قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی انما الٰھکم اللہ واحد۔ والخیر کلہ فی القراٰن"

(دافع البلاء صفحہ ۷)

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا یہ اعتقاد ہے کہ خدا تعالیٰ اتخاذ ولد سے پاک ہے۔ اپنے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ بھی فرماتے ہیں۔ کہ "میں ایک مشت خاک ہوں"۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۶) اندریں حالات کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ کہ نعوذ باللہ آپ نے خدا تعالیٰ کا فرزند ہونے کا دعویٰ کیا۔

متقدمین کی نصیحت

ممکن ہے۔ ایک ظاہر پرست کی نگاہ الہام الٰہی انت منی بمنزلۃ ولدی کو قابل اعتراض قرار دے۔ مگر حق و صداقت کے متلاشیوں کو متقدمین کی یہ نصیحت یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ "دریں کلام تنبیہہ است بر منع از مبادرت برد و انکار بر افعال و اقوال اہل تحقیق و ارباب احوال۔ اگرچہ بظاہر در فہم نیاید و منکر نمایند۔ وجوب توقف و سکوت تسلیم و آں و توجیہہ و تاویل و تطبیق آں بظاہر شریعت زیرا کہ ایشاں را دراں نیات و مقاصد است کہ از نظر عوام پنہاں است (شرح فتوح الغیب مقالہ ع۳۷ صفحہ ۲۹) یعنی اولیاء اللہ کی بعض باتیں اگرچہ تم کو خلاف شریعت نظر آئیں۔ تمہیں ان کے انکار میں مبادرت نہیں کرنی چاہیئے۔ اور حتی الوسع انہیں شریعت سے مطابقت دینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ مبادا تم نے جس امر کو خلاف شریعت سمجھا ہو وہ شریعت کے عین مطابق ہو۔ کیونکہ ان لوگوں کے پیش نظر ایسے باریک مطالب ہوتے ہیں جن تک عوام کی رسائی نہیں ہوتی۔ اسی طرح لکھا ہے۔ "درحقیقت سرے کہ اولیاء اللہ را بجناب عزت حق است، ہیچکس را بداں راہ نیست" (شرح فتوح الغیب صفحہ ۱۲) یعنی اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جو مقام حاصل ہوتا ہے۔ کسی اور کی وہاں تک رسائی نہیں ہوتی۔

الٰہیات کے اسرار بیان کرنے پر کفر کے فتوے

اسی وجہ سے جب اہل حق اسرار بیان کرتے ہیں تو لوگ انہیں کافر و زندیق قرار دینے لگ جاتے ہیں۔ حضرت جنید فرماتے ہیں۔ لا یبلغ احد درجۃ الحقیقۃ حتی یشھد فیہ الف صدیق بانہ زندیق وذالک لانہ اذا نطق بعلوم الاسرار لا یسع الصدیقین الا ان ینکروا علیہ غیرۃ علی ظاھر الشریعۃ المطھرۃ (الیواقیت امام شعرانی جلد ا صفحہ ۳۲) یعنی کوئی شخص اس وقت تک معرفت تامہ حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک سینکڑوں راستباز کہلانے والے اسے بیدین اور زندیق قرار نہ دیں۔ کیونکہ جب وہ اسرار الٰہیہ کے دقائق بیان کرے گا تو لوگ شریعت کے ظاہر پر غیرت کھا کر اسے برا بھلا کہنے لگ جائیں گے۔

حضرت شیخ محی الدین صاحب ابن عربی بھی فرماتے ہیں۔ "لقد وقع لنا وللعارفین امور وحمن بواسطۃ اظھارنا المعارف والاسرار وشھدوا فینا بالزندقۃ واٰذونا اشد الاذیٰ" یعنی ظاہر پرست علماء کے ہاتھوں تمام عارف لوگ معارف و حقائق کے اظہار کے باعث ستائے اور دکھ دیئے گئے۔ ہمیں زندیق قرار دیا گیا اور ہمیں انتہائی تکلیف میں ڈالا گیا۔ بعینہ اسی طرح آج ظاہر پرست مخالف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام انت منی بمنزلۃ ولدی پر اعتراض کر کے آپ پر کفر کے فتوے لگا رہے ہیں۔

ا۔ح۔م و دال مے خوانم
نامِ آں نامدار مے بینم

مندرجہ عنوان شعر حضرت نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ جو ان کے مشہور الہامی قصیدہ میں درج ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے مولانا محمد اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب اربعین فی احوال المھدیین سے اپنی کتاب نشان آسمانی میں نقل کیا ہے۔ اس کے متعلق ایک دوست نے اٹک سے لکھا ہے بعض غیر احمدی کہتے ہیں۔ کہ اصل شعر میں م و ح۔ میم و دال مے خوانم ہے۔ جسے حضرت مرزا صاحب نے تحریف کرکے (نعوذ باللہ) ا ح میم دال مے خوانم بنا دیا ہے۔ اور اس سے اپنا مدعا ثابت کیا ہے کہ مہدی کا نام احمد ہوگا۔ حالانکہ اصل شعر میں الف کی بجائے میم ہے۔ اور میم ہونے کی دلیل یہ ہے۔ کہ الف چونکہ متحرک الاوسط ہے۔ ساکن نہیں اگر اسے متحرک پڑھا جائے تو شعر میں سکتہ پڑتا ہے۔ ہاں اگر الف کو لام کی سکون کے ساتھ پڑھا جائے یعنی "الف" تو شعر کا وزن ٹھیک رہتا ہے لیکن الف کو لام کی سکون کے ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہے۔

اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ اگر اس میں واقعی کوئی تبدیلی ہوئی ہے۔ (جو صحیح نہیں) تو یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہیں کی۔ بلکہ اس کا الزام مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہید پر عائد ہوگا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ قصیدہ من و عن ان کی کتاب اربعین سے نقل کیا ہے جس کے ٹائیٹل پیج پر لکھا ہوا ہے۔

"مرتبہ محمد اسمٰعیل شہید دہلوی خلیفہ حضرت مجدد صدی سیزدہم سید احمد صاحب بریلوی" اور قصیدہ کو نقل کرتے ہوئے لکھا ہے۔ "نعمت اللہ ولی کہ مرد صاحب باطن واز اولیاء کامل در ہندوستان مشہور اند۔ وطن او شاں در اطراف دہلی ست۔ زمانہ شاں پانصد و شصت ۵۶۰ ہجری از دیوان او شاں معلوم میشود۔ وایں ابیات در ہندوستان مشہور و معروف است۔ چوں درآں ابیات احوال مہدی مذکور است بنا براں۔ آں ابیات را بزیور طبع آراستہ شد المرقوم ۲۵ محرم الحرام ۱۲۶۸ھ"۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ اصل قصیدہ میں ا۔ح۔م دال مے خوانم ہے۔ اور یہی صحیح ہے۔ کیونکہ اسکی تائید احادیث سے ہوتی ہے۔ کہ مہدی کا نام احمد ہوگا۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خان صاحب نے اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۴۰ پر ایک حدیث درج کی ہے۔ جس میں مہدی کا نام احمد آیا ہے۔ پس چونکہ روایات میں مہدی کا نام احمد موجود ہے۔ اس لئے حضرت نعمت اللہ صاحب ولی نے بھی اپنے مشہور عالم قصیدہ میں مہدی کا نام احمد بتایا۔ نیز اگر الف کی بجائے میم تسلیم کیا جائے۔ تو کوئی صحیح نام نہیں بنتا۔ کیونکہ م، ح۔م دال مے خوانم سے تو مُحْمَد بنتا ہے، مُحَمَّد نہیں بنتا۔ کیونکہ محمد کے پانچ حروف ہیں۔ اس کے لئے دوسرا میم مشدد ہونا چاہیئے یعنی اس طرح م، ح، م، م دال مے خوانم چونکہ شعر میں یہ نہیں۔ لہذا یہ کہنا کہ شعر میں الف کی بجائے میم ہے غلط ثابت ہوا بے شک اس طرح سکتہ تو جاتا رہے گا لیکن نام کوئی نہیں بنے گا۔ اور اس طرح سارا مصرعہ بے معنی ہوگا۔ لیکن احمد ہونے کی صورت میں کوئی ایسا اہم اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ کیونکہ شعر میں الف کو جو۔ "کَیْف" کے وزن پر ہے ساکن الاوسط پڑھنا جائز ہے۔ چونکہ سائل نے لکھا ہے کہ یہاں کے بعض اصحاب نے اس نکتہ کو حل کرنے کے لئے سر اقبال۔ اور حفیظ صاحب جالندھری کو لکھا ہے۔ اس لئے فی الحال مثال دینے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ صحیح جواب بھی دے سکتے ہیں کہ شعر میں ایسے الفاظ کو ساکن الاوسط پڑھنا جائز ہے۔ اور مولوی ظفر علی نے اپنے ایک مشہور شعر میں تو حرکت کو بھی حرکت باندھا ہے۔ یعنی متحرک کو ساکن قرار دیا ہے چنانچہ کہتے ہیں۔ ؎

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

پھر واقعات نے بھی تصدیق کردی ہے کہ حضرت نعمت اللہ ولی کے قصیدہ میں احمد ہی کا لفظ ہے محمد نہیں ہے۔ کیونکہ اس قصیدہ میں مہدی کی ایک اہم علامت یہ بھی لکھی ہے۔

پسرش یادگار مے بینم

کہ امام مہدی کے بعد اس کا بیٹا اس کی یادگار ہوگا۔ چونکہ یہ علامت کامل طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جنہوں نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ صادق آتی ہے۔ اس لئے معلوم ہوا کہ شعر میں احمد ہی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی اپنے پسر کے متعلق الہام ہے۔ کہ وہ "حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا" اور حقیقت الوحی میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اس کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جانشین ہوگا۔ اور دین اسلام کی حمایت کرے گا۔ جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں یہ خبر آچکی ہے" صفحہ ۱۲۳

چنانچہ علام الغیوب خدا نے حضور کے مقدس فرزند۔ گرامی ارجمند بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ کو حضور کا جانشین اور خلیفہ بنا کر حضرت نعمت اللہ ولی کے شعر

دورِ او چون شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

کی تصدیق کردی۔ چونکہ سید احمد صاحب مجدد بریلوی کا کوئی بیٹا ان کا جانشین نہیں ہوا۔ اس لئے وہ اس کے مصداق نہیں ہوسکتے۔ جن لوگوں نے اس پیشگوئی کو ان پر چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان سے غلطی ہوئی کیونکہ واقعات نے بتا دیا۔ کہ جس مہدی موعود کا اس قصیدہ میں ذکر ہے۔ اس کے مصداق اصلی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہیں۔

خاکسار:۔ جلال الدین شمس۔ قادیان

اعلان برائے تشخیص فارم سنہ ۱۹۳۶-۳۵ء

۱۴ر فروری ۱۹۳۵ء کو تشخیص فارم برائے خانہ پری ۳۶-۱۹۳۵ء معہ ایک مطبوعہ چٹھی بھیج کر استدعا کی گئی تھی۔ کہ تشخیص فارم جلد سے جلد مکمل ہوکر دفتر بیت المال میں پہنچ جانے چاہئیں۔ دس یوم کے بعد پھر یاددہانی کرائی گئی تھی۔ مگر اس وقت تک سوائے چند جماعتوں کے باقی بجٹ دفتر بیت المال میں نہیں پہنچے۔

اس لئے اب بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ پانچ مارچ ۱۹۳۵ء تک جس جماعت کا بجٹ نہ پہنچا۔ تو مجبوراً موجودہ بجٹ یا جو دفتر ہذا کی رائے میں مناسب ہوگا۔ وہ بجٹ مجلس مشاورت میں پیش کردیا جائے گا۔

ناظر بیت المال قادیان

حیدرآباد سندھ میں مولوی ظفر علی کی فتنہ پردازیاں

جلسۂ عام میں ایک احمدی پر حملہ کیا گیا

مولوی ظفر علی کو حیدرآباد سندھ میں جو ایڈریس دیا گیا۔ اور جسے اخبار "زمیندار" میں بڑی اہمیت دی گئی۔ اس کے متعلق یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ آٹھ کروڑ مسلمانوں کی نمائندگی کا دعویدار خود چل کر ۲۰ ہزار مسلمانوں کی آبادی میں آیا۔ مگر اس کو ایڈریس پیش کرتے وقت صرف دو سو کے قریب آدمی تھے۔ ایڈریس کے جواب میں مولوی صاحب نے کہا ہم مسلمان نہیں رہے۔ ہمارا خدا سے تعلق نہیں رسول سے تعلق نہیں۔ اگر ہم سچے مسلمان ہوتے تو ہم میں خلافت رہتی۔ ساتھ ہی احمدیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا یہ کافر دجال کذاب ہیں۔ کیونکہ بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی مانتے ہیں۔ یہ بھی کہا کہ ہندو مسلم اتحاد بھی میری زندگی کی ایک غرض ہے ؛

دوسرے روز عاجز نے مولوی صاحب کو ایک تبلیغی خط لکھا جسے مولوی صاحب نے مجمع میں پڑھ کر سنایا۔ اور استہزا کرتے رہے۔ اور یہ بھی کہا کہ ایک فتنہ ہے۔ جتنی بھی ہم اس کی مخالفت کرینگے اتنا ہی بڑھے گا۔ اگر کوئی احمدی آپ کو لٹریچر دے۔ تو اس کو کہہ دیں عطائے تو بہ لقائے تو ہم کافر ہی اچھے

۱۸ فروری کو ایک جلسہ میں مولوی ظفر علی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق غلط بیانی کے ذریعہ پبلک کو دھوکا دینا چاہا۔ تو ایک احمدی مرزا امیر احمد صاحب نے اجازت لے کر مولوی صاحب سے دریافت کیا۔ کہ جو اعتراضات آپ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ پر کئے ہیں۔ کیا وہ اصلی کتب پر مبنی ہیں۔ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ ہاں اور پھر کہا کون سے اعتراضات اس پر دو اعتراضات پیش کئے گئے ان میں سے ایک کا تو کوئی جواب نہ دیا۔ اور دوسرے کا بالکل انکار کر گئے۔ اور پبلک کو اشتعال دلایا۔ اس پر کچھ لوگوں نے احمدی پر حملہ کر دیا۔ پولیس نے لوگوں کو روکا۔ ورنہ جان تک خطرہ میں تھی۔ ایک نوٹ بک۔ سلیپر اور ایک قیمتی گھڑی لوگوں نے چھین لی۔ جس کی پولیس میں رپورٹ کی گئی۔ مگر تا حال کسی کارروائی کا پتہ نہیں چلا ؛

یہاں کے ایک ہندو اخبار نے اپنی اشاعت ۱۹ فروری ۱۹۳۵ء میں اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے ؛

"مولانا ظفر علی خاں لاہور کے زمیندار اخبار کے ایڈیٹر نے کل پھر سلاوٹن والی مسجد میں وعظ کیا۔ اس دفعہ ہندوؤں کے فلک بوس محلات سے نظر پھرا کر جماعت احمدیہ پر نظر عنایت کی۔ اور قادیانی فرقے کے راہنما حضرت میرزا غلام احمد پر حملے کئے۔ اور سخت کلامی کی۔ جس پر مسٹر امیر مرزا جماعت احمدیہ کا نوجوان سکرٹری اٹھا۔ اور مولوی صاحب سے کچھ سوال کئے۔ جس پر مولوی صاحب کچھ گرم ہو گئے۔ اور حاضرین میں سے بعض نے مسٹر امیر مرزا کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اور مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔ اس کی طلائی رسٹ واچ۔ سلیپر اور ایک نوٹ بک اڑا لئے گئے۔ اگر کہیں عبدالکریم صاحب انسپکٹر سی۔ آئی۔ ڈی۔ اور دیگر چند ایک پولیس والے بیچ میں پڑ کر اس کو چھڑا نہ لیتے تو شائد اسکا کام تمام کر دیتے۔ مسٹر امیر مرزا نے پولیس میں رپورٹ کی ہے۔ ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ آج پھر مولوی صاحب کا لیکچر صدر مارکیٹ کے چوراہے پر ہے۔ جہاں پر شائد وہ کسی اور تیسرے شخص یا جماعت پر حملہ کریں گے۔ اور لاہور میل پر روانہ ہو جائیں گے مولوی صاحب کی بابت معلوم ہوا ہے۔ کہ سندھ کی گشت "زمیندار" کی ضمانت اور ضبط شدہ پریس کے چندہ کی خاطر کر رہے ہیں ؛

ہندو مسلم تعلقات کے متعلق مولوی ظفر علی صاحب کی تقریر پر اسی اخبار نے لکھا۔ افسوس کہ مولوی صاحب ہندوؤں کے فلک بوس مکان دیکھ کر جل گئے۔ اور مسلمانوں سے کہا کہ ان کے مکان کیوں نہیں ہیں۔ گویا مسلمانوں کو مولوی صاحب ڈاکہ ڈالنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ کیا یہی ہندو مسلم اتحاد ہے یہ بھی سندھ کے اخباروں نے لکھا ہے کہ بعض مسلمانوں نے "زمیندار" اخبار کے لئے یہ کہتے ہوئے چندہ دینے سے انکار کر دیا۔ کہ ان کا اپنا اخبار الوحید نازک حالت میں ہے تو وہ کس طرح ان کے اخبار کی امداد کر سکتے ہیں۔ غرض مولوی صاحب اپنے مقصد میں ناکام ہو کر ہاں احمدیت کا پیغام پہنچا کر چلے گئے ؛ ان واقعات کی وجہ سے پبلک کے شریف طبقہ پر احمدیت کا بہت اثر ہے۔ وہ ظفر علی صاحب اور ان کے چند افراد کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ (عبدالکریم از حیدرآباد)

احمدی بچوں میں دین کی خاطر

قربانی کا جوش

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نئی سکیم کے ماتحت جماعت احمدیہ سے جن قربانیوں کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کے متعلق نہ صرف جماعت کے مردوں اور عورتوں نے نہایت ہی اخلاص کا ثبوت دیا۔ اور پوری آمادگی کے ساتھ لبیک کہا ہے۔ بلکہ چھوٹے بچے بھی ان کے بارے میں بڑے جوش اور ولولہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ چنانچہ گوجرہ کے احمدی بچوں نے ایک جلسہ کر کے حسب ذیل قراردادیں پاس کی ہیں

احمدی بچوں کی انصاراللہ گوجرہ کا ایک غیر معمولی جلسہ زیر صدارت ایم۔ آئی صدیقی منعقد ہوا۔ جس میں صدر نے حضرت امیرالمومنین کی تحریک جدید اور اس کا زندگی پر اثر سامعین کے سامنے پیش کیا۔ اس کے بعد خاکسار سکرٹری عبدالکریم صاحب اور محمد ارشاد احمد صاحب نے یکے بعد دیگرے اس عظیم الشان تحریک کی اہمیت بیان کی ؛

بعد ازاں باتفاق رائے مندرجہ ذیل امور اس تحریک کی پوری طرح پابندی کرنے کے لئے تجویز ہوئے۔

(۱) ہم ممبران انصاراللہ آئندہ صرف ایک کھانے پر اکتفا کریں گے۔ اور گھر میں والدین کو بھی ایسا ہی کرنے پر مجبور کریں گے ؛

(۲) ہم وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ کبھی تھئیٹر۔ سرکس یا سینما وغیرہ دیکھنے کے لئے پیسے ضائع نہ کرینگے ؛

(۳) ہم وعدہ کرتے ہیں۔ کہ آئندہ بلا ضرورت کپڑے بنوانے کے لئے والدین سے کبھی نہ کہیں گے۔ اسی طرح اپنا جیب خرچ بھی نہایت کم کر دیں گے ؛

(۴) ہم وعدہ کرتے ہیں۔ کہ آئندہ ہر کام میں کفایت شعاری مدنظر رکھا کریں گے۔ اور خدمت سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنا فرض منصبی سمجھیں گے ؛

(۵) ہم وعدہ کرتے ہیں۔ کہ اپنا مذہبی لٹریچر ضرور پڑھا کریں گے۔ اور حتی المقدور تبلیغ میں کوشاں رہیں گے ؛

خاکسار

محمد اسحاق سکرٹری انجمن انصاراللہ۔ گوجرہ

وصیتیں

نمبر ۲۶۱۴ :- منکہ مسماۃ رحمت بی بی بنت دلی داد قوم گوجر عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کھاریاں ڈاکخانہ خاص تحصیل کھاریاں ضلع گوجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد مالیتی ایک ہزار روپیہ ہے۔ اس میں قیمت زیور شامل ہے۔ پس اس کے ۱/۱۰ حصہ یعنی یک صد روپیہ کی نسبت وصیت کرتی ہوں۔ العبد:- مسماۃ رحمت بی بی دختر دلی داد وصیت کنندہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- دلی داد ولد حامد گوجر سکنہ کھاریاں و والد مسماۃ رحمت بی بی۔ گواہ شد:- عبداللطیف برادر موصیہ بقلم خود ۵

نمبر ۲۶۳۴ :- منکہ حطام النساء بیگم زوجہ محمد رفیق عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن موضع بیونڈا ڈاکخانہ بیگم سرائے تحصیل چائل ضلع الہ آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ -/۱۰۰۰ زیور قیمتی ایک ہزار روپیہ -/۱۰۰۰ کل دو ہزار روپیہ -/۲۰۰۰۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ مہر میں نے ابھی تک وصول نہیں کیا۔ بلکہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اور جو میری کوئی دوسری آمدنی ہوگی اس کا بھی دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں داخل کیا کروں گی۔ نیز میری متروکہ جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:- حطام النساء بیگم موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد:- دوست محمد شوہر موصیہ۔ گواہ شد:- محمد رئیس الہدیٰ ڈالمنٹہ بھاربر بنگال

نمبر ۲۶۴۴ :- منکہ مسماۃ محمودہ بیگم زوجہ میاں عبدالرحیم بنت میاں غلام علی قوم ارائیں استانی احمدیہ گرلز سکول شہر سیالکوٹ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ اراضی یعقوب شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ مکان پختہ واقعہ محلہ اراضی یعقوب شہر سیالکوٹ متصل مسجد قیمتی تخمیناً -/۵۰۰ ۱ زیورات طلائی وزنی تخمیناً ۷ تولہ قیمتی تخمیناً ۲۲۵ حق مہر جو تا حال بذمہ شوہر واجب الادا ہے۔ -/۵۰۰ میزان قیمت جائداد -/۲۲۵ ۲ روپیہ۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت -/۳/ ۲۵ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی اصل تنخواہ میری -/۴۳ ماہوار ہے۔ اس میں سے ۷/ روپیہ ماہوار چندہ سکول لیا جاتا ہے۔ اور -/۱۳/ ۱ ماہوار پراویڈنٹ فنڈ کاٹا جاتا ہے۔ باقی -/۳/ ۲۵ روپے مجھے ملتے ہیں۔ اس رقم کا دسواں حصہ تعدادی مبلغ -/۳/ ۸/ ۲ ماہوار بمد وصیت حصہ آمد ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا العبد:- محمودہ بیگم استانی احمدیہ گرلز سکول بقلم خود شہر سیالکوٹ زوجہ میاں عبدالرحیم سکنہ اوجلہ ضلع گورداسپور حال سکنہ اڈوا در تعلقہ بودمن ریاست نظام حیدر آباد دکن ۲۱ گواہ شد:- فضل احمد ولد چودہری نواب خان قوم جٹ باجوہ سکنہ تلونڈی عنایت خاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ حال محرر ڈسٹرکٹ بورڈ و سیکرٹری وصایا انجمن احمدیہ سیالکوٹ بقلم خود۔ گواہ شد:- غلام حسن ولد نتھو قوم ارائیں محلہ اراضی یعقوب تایا حقیقی موصیہ شہر سیالکوٹ بقلم خود گواہ شد:- بشیر احمد ولد میاں غلام علی قوم ارائیں محلہ اراضی یعقوب شہر سیالکوٹ برادر حقیقی موصیہ بقلم خود۔

نمبر ۲۶۵۴ :- منکہ مسماۃ امیر بی بی زوجہ محمد عبداللہ احمدی انسپکٹر چونگی قوم میر عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۴ نومبر ۱۹۰۴ء ساکن محلہ اسلام آباد شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے تیسرے حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد صرف حق مہر تعدادی یکصد روپیہ ہے۔ العبد:- امیر بی بی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد:- عبداللہ انسپکٹر چونگی شہر سیالکوٹ بقلم خود محلہ اسلام آباد خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- عبدالسلام احمد ولد منشی عبداللہ احمدی فرزند موصیہ۔

نمبر ۲۶۶۴ :- منکہ رحمت بیگم زوجہ چوہدری فتح محمد قوم ارائیں عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چھاؤنی لدھیانہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد زیورات و حق مہر وغیرہ مالیتی پانصد روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتی ہوں۔ اگر میں اس حصہ جائداد مذکورہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی رقم وصیت کردہ میں سے کوئی رقم اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں گی۔ تو اس کی رسید لوں گی۔ جو اصل رقم وصیت کردہ میں سے منہا تصور ہوگی۔ اس کے علاوہ میری وفات کے وقت اگر کوئی اور جائداد میری ثابت ہوگی۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- مسماۃ رحمت بیگم زوجہ چوہدری فتح محمد موصی بقلم خود گواہ شد:- محمد رمضان ولد چوہدری فتح محمد موصی چھاؤنی لدھیانہ۔ گواہ شد:- فتح محمد احمدی ولد شادی قوم ارائیں چھاؤنی لدھیانہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- برکت علی لائق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لدھیانہ۔ گواہ شد:- سید محمد علی شاہ انسپکٹر بیت المال قادیان۔

نمبر ۲۶۷۴ :- منکہ مسماۃ امۃ الحفیظ زوجہ میاں عبدالکریم قوم چغتائی عمر تقریباً ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔ میرے خاوند کا حصہ مکان جو میرے خاوند اور اس کے بھائیوں کا مشترکہ ہے۔ مکان ہذا احاطہ میاں چراغ دین صاحب مرحوم بیرون دہلی دروازہ لاہور میں واقعہ ہے آج کل ہماری رہائش اس میں ہے۔ حصہ مذکور مجھے میرے خاوند نے حق مہر میں دیا ہوا ہے۔ حق مہر دو ہزار روپیہ تھا جس میں زیور شامل تھا۔ مکان ہذا کی موجودہ مارکیٹ قیمت چھ اور سات ہزار روپیہ کے درمیان ہے۔ اس وقت میرے پاس قریباً وزنی ۲۵ تولہ زیورات مثلاً گلوبند۔ ہار۔ کڑے۔ مندری کانٹوں پر مشتمل ہے۔ موجود ہے۔ اور میرے استعمال میں ہے۔ میں اپنے خانگی اخراجات میں سے ایک روپیہ ماہوار ادا کرتی رہونگی۔ نیز بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو

۱۱ مارچ ۱۹۳۵ء کے یوم التبلیغ کیلئے

نہایت مفید اور ارزاں ترین مصالحہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہایت جامع و مانع لیکچر

اسلامی اصول کی فلاسفی اردو فی ۲ر فی سینکڑہ دس روپے
" " انگریزی فی ۶ر تین عدد فی روپیہ
" " ہندی فی ۵ر فی سینکڑہ بیس روپیہ
" " گورمکھی " " "

زندہ مذہب و زندہ نبی - ایک شاندار لیکچر فی ۵ر فی سینکڑہ بیس روپیہ
تصدیق النبی - عیسائیوں کے سوال کے جواب میں " "
پیغام آسمانی - حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا تبلیغی لیکچر لنڈن - فی ۲ر فی سینکڑہ آٹھ روپے
ابطال الوہیت مسیح - از حضرت خلیفہ اول رضؓ فی ۳ر فی سینکڑہ آٹھ روپے
رد تناسخ مؤلفہ میر محمد اسحاق صاحب فاضل فی ار فی سینکڑہ ۸عہ
رسالہ گوشت خوری " " " "

زبانی تبلیغ کرنے کے لئے
تبلیغی پاکٹ بک
بہترین اور کامیاب ہتھیار ہے
قسم اول عہ قسم دوم ۸عہ

انسان کامل - بہترین رسالہ سیرۃ آنحضرتؐ پر فی ۳ر فی سینکڑہ عہ
برگزیدہ رسول " " "
چشمہ توحید - تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی فی ۲ر فی سینکڑہ آٹھ روپے
تحفۃ النصاریٰ رد عیسائیت میں جامع کتاب عہ رعایتی ۸ر
فصل الخطاب ہر دو حصہ ۸عہ رعایتی عہ
ہندو مسلم فسادات اور ان کا علاج ۸ر فی سینکڑہ بیس روپے
نیوگ درشن - نیوگ پر رسالہ ۶ر رعایتی ۳ر
صداقت اسلام پر شہادت لیکھرام ار فی سینکڑہ عہ
آنحضرتؐ اور آپکی تعلیم انگریزی فی ۵ر فی سینکڑہ پندرہ روپے
" " " اردو فی ار فی سینکڑہ ۸عہ
محمد صلعم فی ۰ر فی سینکڑہ ۸عہ
اولوالعزم نبی فی سینکڑہ ۱۲ر
زندہ نبی مضمون حضرت مسیح موعودؑ فی سینکڑہ ایک روپیہ
اسلام اور اس ملک کے دیگر مذاہب ۳ر فی سینکڑہ آٹھ روپے
لیکچر حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم

کتاب گھر قادیان

محافظ جنین

169

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں - مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں - پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں - اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں - سبز پیلے دست - قے - پیچش - درد پسلی یا نمونیا ام الصبیان - پرچھاواں یا سوکھا - بدن پر پھوڑے - پھنسی چھالے - خون کے دھبے پڑنا - دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا - بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا - لڑکے فوت ہو جانا - اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ دیا کر دیے ہیں - جو ہمیشہ ننھے بچوں کے مونہہ دیکھنے کو ترستے رہے - اور اپنی قیمتی جائداد یں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے - حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین رضؓ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا - تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے -

اس کے استعمال سے بچہ ذہین - خوبصورت - تندرست مضبوط - اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے - اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے - قیمت فی تولہ ہے مکمل خوراک ۱۱ تولہ ہے - یکدم منگوانے پر لہ عـ۱۱ے علاوہ محصولڈاک - المشتہر

حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

سلانوالی سے قادیان آگیا ہے

شفاخانہ دلپذیر

اور ہم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت مجرب سے مجرب اور سستی سے سستی ادویات مہیا کرنے کا انتظام کیا ہے - اور بیٹریوں کے ٹرپل سیلز بھی جو نہایت اعلیٰ روشنی دینے والے ہیں صرف ۳ر میں ہمارے ہاں مل سکتے ہیں - یہ صرف ٹارچ سیلز ہیں -

منیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان محلہ دارالفضل ضلع گورداسپور

امیر المومنین کا ارشاد

بحوالہ الفضل مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۳۴ء حضور فرماتے ہیں ڈاکٹر اس بات کا عہد کر لیں - کہ وہ اپنا سارا زور لگائینگے ردیوں کا کام بیسوں میں ہو .... جماعت کے لوگ یہ کوشش کریں - کہ اپنے طبیبوں سے ہی علاج کرائیں گے "۔ الفضل ۲۱ فروری ۱۹۳۴ء "ہومیوپیتھک طریق علاج کی دریافت نے طبی دنیا میں ایک تغیر عظیم پیدا کر دیا . . . اس طریق علاج سے بہت سے امراض جو لاعلاج سمجھے جاتے تھے - قابل علاج ثابت ہو گئے - اور طبی علوم میں بہت ترقی ہوئی ۔" ہومیوپیتھک علاج میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں - اس میں قوت شفا بہ نسبت دوسرے طریقہ علاج کے زیادہ ہے - قلیل دوا زیادہ فائدہ - ردیوں کا کام بیسوں سالوں کا کام دنوں اور گھنٹوں میں ان ہی دواؤں سے ہوتا ہے سینکڑوں ڈاکٹروں کی مجربات - ہزاروں بار تجربہ شدہ - زود اثر بعض بیماری کو جڑ سے کاٹنے والی - کڑوی کیلی دواؤں اور انجکشن کے برے اثرات - اپریشن کی تکلیف سے نجات دینے والی - دنیا میں مقبول مایوس العلاج بفضل خدا صحتیاب ہوتے ہیں - علاج اور پیٹنٹ ادویہ کے بجائے ہومیوپیتھک علاج کیجئے ایم لیچ - احمدی ہومیوپیتھ تیوڑ گڑھ اوڈ ہومیو

تریاق معدہ و جگر

بفضلہ مندرجہ ذیل عوارضات کیلئے لاثانی دوا ہے ضعف جگر - بھس - کمی خون - دل دھڑکن - جلن - ہاتھ و پاؤں یرقان - عظم الاطحال (تاپ تلی) جلن سینہ ضعف معدہ ضعف عام کیلئے اکسیری مرکب ہے - ایک ہفتہ کے قلیل عرصہ میں آثار صحت شروع ہو جاتے ہیں - دو تین ہفتہ کے لگاتار استعمال سے زردی لاغری دور ہو کر بدن چست و چالاک سرخ مثل انار ہو جاتا ہے - تندرست اشخاص جو کمی خون محسوس کرتے ہوں - وہ بھی استعمال کر کے کافی خون پیدا کر سکتے ہیں - مندرجہ بالا عوارضات سردیوں میں چنداں تکلیف دہ نہیں ہوتے - لیکن گرمیوں میں مریض کیلئے وبال جان ہو جاتے ہیں - تریاق معدہ و جگر ہر موسم میں (خواہ گرمی ہو یا سردی) یکساں فائدہ مند ہے قیمت فی شیشی عـ۷ علاوہ محصول ڈاک

حکیم محمد شریف عمر والہ ڈاکخانہ سروانی براستہ بٹالہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

اسمبلی میں ۲۸ فروری کو ممبر خزانہ نے گورنمنٹ ہند کا ۳۶-۱۹۳۵ء کا بجٹ پیش کرتے ہوئے ۹۰ کروڑ ۱۹ لاکھ آمد ۸۸ کروڑ ۶۹ لاکھ خرچ اور ایک کروڑ ۵۰ لاکھ بچت کا اندازہ بتایا۔

پنجاب کونسل میں چوہدری چھوٹو رام صاحب نے ۲۸ فروری کو تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا ملک عام طور پر غربت و افلاس کے دور سے گذر رہا ہے۔ اور خصوصاً پنجاب کی حالت حد درجہ ناگفتہ بہ ہے۔ لیکن باوجود اس کے یہاں کا بجٹ برابر ہے حکومت کو چاہیئے۔ کہ سول سروس والوں کی تنخواہوں میں کمی کر کے اس بچت سے دیہات میں زراعت کی ترقی اور آزاد صنعتوں کے فروغ کے وسائل اختیار کرے۔

فرقہ وار فیصلہ کے خلاف ۱۳-۱۴-۱۵ مارچ کو امرتسر میں سکھوں کی ایک سپیشل کانفرنس کے انعقاد کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

دار العوام میں ۲۵ فروری کو جبکہ وزیر زراعت تقریر کر رہے تھے۔ تو دو تماش بینوں نے "قومی حکومت مردہ باد" اور "قانون بے روزگاری مردہ باد" کے زور سے نعرے لگانے شروع کئے۔ اور ساتھ ہی انہوں نے سبز اشتہار پھینکے جن میں لکھا تھا۔ کہ موجودہ حکومت کو اشتراکی اور مزدور طبقہ ناکام کر سکتا ہے۔

مولوی ظفر علی اور مولوی حفظ الرحمن وغیرہ احراری لیڈروں کو بٹالہ کے قریب موٹر کے حادثہ سے جو ضربات آئیں۔ ان کے متعلق مولوی ظفر علی نے واقعہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔ موٹر ایک کھائی میں گھس گئی۔ اور درخت کے ٹھنڈ سے ٹکرائی جس سے اس زور کا دھکا لگا۔ کہ مفتی کفایت اللہ اچھل کر سڑک پر جا پڑے ان کے سینے اور کمر میں چوٹ آئی۔ حفظ الرحمن کا دانت ٹوٹ گیا۔ محمد کبیر کا چہرہ سخت زخمی ہوا۔ میرے بائیں ہاتھ کو شدید ضرب آئی جب میں باہر آیا تو درد کی وجہ سے بے ہوش گیا۔ داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کو بھی چوٹ آئی جو متورم ہے اور داہنے گھٹنے کے قریب ایک خفیف سا زخم آیا۔ بائیں ہاتھ کی بیچ کی انگلی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔

فرقہ وارانہ سمجھوتہ کے متعلق مسٹر جناح اور بابو راجندر پرشاد صدر کانگرس کے درمیان جو گفت و شنید ہو رہی تھی نئی دہلی سے یکم مارچ کی اطلاع کے مطابق ناکام ثابت ہوئی ہے۔ اور انہوں نے ایک مشترکہ بیان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ ہم نے خلوص دل سے اس امر کی انتہائی کوشش کی۔ کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کا کوئی حل ایسا مل جائے جس سے ہندو مسلمان اور دوسرے تمام لوگ مطمئن ہو جائیں لیکن افسوس کہ باوجود انتہائی کوششوں کے ہم فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کے لئے کوئی راہ نکالنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

شاہ سیام کے متعلق لنڈن سے یکم مارچ کی اطلاع کے مطابق اخبار ٹائمز کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ کچھ عرصہ سے بغاوت کے سبب وہ اپنا وطن چھوڑ کر لنڈن میں مقیم ہیں۔ اب انہوں نے اپنی واپسی کے متعلق سیام کی مشتمل اسمبلی کے سامنے چند مطالبات رکھے ہیں۔ اگر منظور ہو گئے تو اپنے ملک کو واپس آجائیں گے۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ ان کا منظور ہونا ناممکنات میں سے ہے۔ ان حالات میں وہ تاج و تخت سے دست بردار ہو جائیں گے۔

نتھو رام کے قاتل عبد القیوم کے متعلق کراچی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ پھانسی کے حکم کے خلاف پریوی کونسل میں جو اپیل کی گئی تھی وہ مسترد ہو گئی۔ اب ۴ مارچ سنٹرل جیل کراچی میں اسے پھانسی دے دی جائے گی۔

قصور کے ہندو پالا شاہ کے قاتل محمد صدیق فیروزپوری کے متعلق لاہور سے ۲ مارچ کی اطلاع ہے۔ کہ اس کی پھانسی کے متعلق رحم کی درخواست گورنر پنجاب نے نامنظور کر دی ہے اسے ۶ مارچ فیروزپور میں پھانسی پر لٹکایا جائے گا۔

بلدیہ لاہور کے جدید میونسپل انتخابات کے سلسلہ میں منتخب شدہ اور نامزد ارکان بلدیہ کے نام لاہور سے یکم مارچ کی اطلاع کے مطابق سرکاری گزٹ میں شائع کر دیئے گئے ہیں بلدیہ کے ۴۷ ارکان میں سے ۲۴ مسلمان ۱۶ ہندو ۲ سکھ ۱ دیسی عیسائی اور ۴ یورپین ہیں اس طرح مسلمانوں کو تمام اقوام کے مقابلہ میں ایک نشست کی اکثریت حاصل ہو گئی ہے۔

احراری مُلّا عنایت اللہ کی شرارتیں

احراری ملا عنایت اللہ ہر جمعہ کو جماعت احمدیہ کے خلاف بدزبانی اور دروغ گوئی کرتا رہتا ہے۔ یکم مارچ کو اس نے جو تقریر کی۔ اس میں نہایت دل آزار الفاظ میں کئی ایک غلط بیانیاں کیں۔ مثلاً کہا۔ قادیان کے مہدی کے بڑے بڑے صحابیوں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سشن جج کی عدالت میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے خلاف سر پر قرآن رکھ کر اور حلف اٹھا کر جھوٹا بیان دیا۔ اور کہا ۲۳ جنوری کو کوئی اشتعال انگیز جلسہ نہیں ہوا۔ اور نہ ہی اشتعال انگیز تقریر ہوئی۔ حالانکہ دفعہ ۱۴۴ کے خلاف جو بیان ہوئے۔ انہیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے خود صحیح قرار دیا ہے۔

پھر کہا۔ ایک احمدی کو بازار میں اس لئے مارا گیا۔ کہ اس نے پہرہ دینے سے انکار کیا۔ حالانکہ اس قسم کا قطعاً کوئی واقعہ نہیں ہوا۔

اسی سلسلہ میں چند ایک اور بھی فتنہ انگیز باتیں کہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا ایک طرف تو حکام دفعہ ۱۴۴ نافذ کرنے کے سوا قیام امن کی اور کوئی صورت نہیں سمجھتے۔ اور دوسری طرف ایک فتنہ پرداز کو موقع دے رکھا ہے۔ کہ وہ جس طرح چاہے۔ بکواس کر کے جماعت احمدیہ کی دل آزاری کرتا رہے۔

دفعہ ۱۴۴ کے خلاف ہائی کورٹ میں مرافعہ

قادیان میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے خلاف ہائی کورٹ لاہور میں مرافعہ داخل کر دیا گیا ہے۔ جو غالباً ۵ مارچ کو پیش ہوگا۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی